ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار ؛ رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

KHILAFAT LIBRARY

اغراض و مقاصد

یوں اور رحمتوں کو مذاہب عالم پر
اور کل دنیا کو دعوت اسلام دینا ؛
کے حملات سے بچا کر اسلام کا
نور چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ؛
ان میں خصوصیت سے برکات اسلام کی اشاعت کرنا۔
میں حضرت اقدس بانا نانک رحمۃ اللہ علیہ
م بنا پر اسلام کرنا ؛
کی خیر خواہی ؛

۱۹۶۱۶ نمبر

تاریخ ۱۷ نومبر

قواعد ضوابط

(۱) ششماہی یہ
(۲) باب سے ہم اور جو زیادہ عطا فرمادیں
یسے احباب کرام کے اسماء مبارک
اخبار کی فہرست میں درج ہونگے ؛
شتہ پیشگی لیا جائے گا ؛
خریدار کو نہ پہنچے تو پندرہ روز تک
کر سکتا ہے مابعد عدم تعمیل کی
کی رعایت اور بعض حالات
ابت طے ہو سکتا ہے ؛

۸/۴

جلد ۸ ایڈیٹر محمد یوسف — سابق سوڑن سنگھ۔ ووان نمبر ۳

سالانہ جلسہ اور ہمارے فرائض

سالانہ جلسہ میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قومی اجتماع قوم کی فلاح اور بہبودی کا موجب ہے۔ اجتماع سے قوم میں زندگی کی روح پیدا ہوتی ہے باہمی تبادلہ خیالات سے انسان قومی ضروریات کے احساس کو محسوس کرتا ہے اور انکے پورا کرنے کے لیے عملی تجاویز پر کاربند ہوتا ہے اور علمائے کرام کے کلمات سے مستفیض ہونیکا موقعہ ملتا ہے باہمی مل جل کر کام کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے دور دراز کے بھائیوں کے میل ملاپ سے برادرانہ اخوت (جو اسلام کی روح رواں ہے) بڑھتی ہے جو قومی ترقی کا پہلا زینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا یعنی خدا کی رسن کو سب مضبوطی سے پکڑ لو ؛

اس لیئے میں احمدی احباب کرام سے یہ عرض کرونگا کہ وہ اس مبارک تقریب پر ضرور ہی شامل ہوں اور ہر ایک احمدی اپنا فرض سمجھ لے کہ میں نے اس مبارک تقریب پر ضرور ہی شامل ہونا ہے کیا دو یا چار روپیہ کے خرچ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر جو درحقیقت روحانی مریض کے لیئے مسیحا کا حکم رکھتی ہے انکے کلمات طیبات کے روحانی خزانہ کی لوٹ کے سامنے یہ کرایہ کے دو چار چھلڑ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ روپیہ کیا ہے صرف ہاتھوں کی میل پیارو ان دو چار روپیہ کے خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں وہ روحانی خزانہ دیگا جسکو نہ چور لوٹ سکتا ہے نہ زمین زنگ لگا سکتی ہے اور نہ دیمک چاٹ سکتی ہے۔ سو آپ اگر ایسے روحانی خزانہ کے متمنی ہیں جو ابد الاباد تک محفوظ رہنے والا ہے۔ تو آپ اس جلسہ میں ضرور شامل ہوں بیشک دیگر اقوام کے جلسوں میں کنسیشن کے سبب لوگوں کو خاص رعایت مل جاتی ہے۔ مگر ہمارے دوستوں کو دوسرے لوگوں کی طرح کنسیشن کی ہرگز ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ انکے اور ہمارے حال و قال میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہم نے ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین برگزیدوں کے ہاتھوں پر یہ عہد کیا ہوا ہے کہ ہم

دین کو دنیا پر مقدم کرینگے

اس لیئے ہمیں کرایہ کے چند ٹکوں کی تخفیف کی ہرگز ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہر ایک احمدی اس بابرکت تقریب پر شامل ہو کر عملی طور پر اس عہد کو ثابت کردے۔ کہ درحقیقت ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ چند ٹکوں کی کرایہ کی تخفیف اس بابرکت اور پاک تقریب کی شمولیت میں ہرگز ہرگز مانع نہیں ہو سکتی۔ گویا ہمارے لیئے اسوقت یہ ایک آزمائش ہے۔ پرکھ کے لیئے آزمائش کا ہونا فرضی ہے بغیر آزمائش کے ہم ہرگز ہرگز مظفر و منصور نہیں ہو سکتے بعض اوقات انسان کو بڑی بڑی آزمائشوں سے گذرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات وہ مولا کریم تھوڑی سی آزمائش سے ہی کامیاب کر دیتا ہے مگر کامیابی کے لیئے آزمائش شرط ہے اب ایک طرف تو ٹکوں کی تخفیف کا سوال اور دوسری طرف بابرکت تقریب کی شمولیت کا فرض گویا یہ فرض اور غرض کی لڑائی ہے سو امید کہ ہمارے احمدی احباب جنکی ایثار نفسی زبانزد خلائق۔ جن کی دینی ہمیت شہرۂ آفاق جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے وہ ان چند پیسوں کی تخفیف کی ہرگز ہرگز پرواہ نہیں کرینگے۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد کے لیئے قادیان سے شائع ہوا ؛

اول - ہر ایک دوست یہ کوشش کرے کہ اس مبارک تقریب پر اپنے اس بھائی کو جو بعض خود غرض لوگوں کے بہکانے سے ابھی تک بیعت خلافت سے مشرف نہیں ہوا اپنے ساتھ لاوے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ میرے لیئے رحمت کی راہ کونسی ہے۔ بیعت کرنا اور قادیان کی پاک وادی سے تعلق رکھنا یا بیعت کی برکات سے بدنصیب رہنا اور بجائے قادیان کے لاہور سے تعلق رکھنا جب وہ قادیان آکر خود اپنی آنکھوں سے سب نظارہ دیکھیگا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر دلپذیر کو اپنے کانوں سے سنیگا تو خود بخود سب غلط فہمی کے پردے چاک ہو جائیں گے اور وہ ظلمت کی گھنگھور گھٹا سے نکل نور کی چمکتی ہوئی چاندنی میں آجائے گا وہ دکھوں سے بھری ہوئی زندگی سے نکلکر آرام اور سکھ کے گہوارہ میں بسیرا کریگا وہ ڈاواں ڈول اور بھٹکتی ہوئی حالت سے نکلکر شانتی اور اطمینانِ قلب کے آشنانہ میں بسیرا لیگا۔ تم میں سے کون ہے جو اپنے بھائی کو ظلمت سے نہ نکالنا چاہتا ہو۔ کون ہے جو اپنے بھائی کو دکھوں سے نجات نہ دینا چاہتا ہو۔ کون ہے جو اپنے کسی بھائی کو ڈاواں ڈول حالت سے نکالکر اطمینان قلب نہ دینا چاہتا ہو۔ ہے ضرور ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہر ایک وہ احمدی جو بفضل ایزدی بیعت خلافت سے مستفیض ہو چکا ہے۔ اس بات کی کوشش کرے کہ اپنے اس سالانہ اجتماع میں ضرور ہی کسی غیر مبائع کو لانا ہے جو بے چارہ اپنے کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے تاحال اس نعمت اور برکت سے بدنصیب ہے۔ ہمیں ہر طرح سے توقع رکھنی چاہیئے کہ ہر ایک بھائی اس امر کی دل وجان سے کوشش کریگا۔ اور یہ ہمارا سالانہ جلسہ جہاں ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پند و نصائح سے مستفیض ہونے کا موجب ہو وہاں یہ خوشخبری کا ذریعہ بھی ثابت ہو کہ تمام احمدی بیعتِ خلافت سے مستفیض ہو کر روحانی برکات سے مشرف ہو چکے ہیں۔

دوم - بعض خود غرض لوگ عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں کہ احمدیوں کی نماز جدا انکا قبلہ الگ اور ان کا رسول اور۔ اسلیئے میں ہر ایک احمدی بھائی کو یہ کہوں گا کہ وہ اس امر کی کوشش کرے کہ کم از کم اپنے ایک غیر احمدی دوست کو اس جلسہ میں لائے تاکہ ہمارے غیر احمدی دوستوں کو معلوم ہو جائے کہ جو ہمارا خدا وہی انکا خدا جو ہمارا رسول وہی انکا رسول جو ہماری نماز وہی انکی نماز جو ہمارا قبلہ وہی انکا قبلہ صرف فرق ہے تو اتنا کہ وہ عیسیٰؑ کو چوتھے آسمان پر مانتے اور ہم دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح زمین پر دفن سمجھتے ہیں۔ کیا جب ہم سب مسلمان اس امر کو مانتے ہیں کہ سرسروراں و سرور مقبلاں شاہ عارفاں مرشد کاملاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی زمین میں دفن کیئے گئے

غیرت کی جا ہے عیسیٰؑ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمین پہ شاہِ جہاں ہمارا

ہم مانتے ہیں کہ وہ برگزیدہ جسکا وعدہ دیا گیا تھا وہ اپنے بیّن نشانات کے ساتھ آیا ہماری دل وجان سے یہ خواہش ہے کہ جس طرح ہم نے اس برگزیدہ کو مان کر خدا اور اسکے رسول صلعم کو خوش کیا ہمارے دوسرے بھائی بھی اس رحمت ایزدی میں شامل ہو کر روحانی نور حاصل کریں یہ بات کوئی بڑی نہیں مگر مشکل ہے تو یہ کہ بعض خود غرض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ احمدی نماز ہی اور طرح پڑھتے ہیں انکا خدا ہی الگ ان کا قبلہ ہی علیحدہ ہے سو دوستو! آپ اس امر کا عزم کرو کہ کم از کم ایک غیر احمدی دوست کو اس جلسہ میں لانا ہے تاکہ وہ اس مرکزی مقام کی حرکات سکنات سے آگاہ ہو اور اسکی وحشت دور ہو جائے اور وہ معلوم کرلے کہ انکی نماز اور ہماری نماز انکے خدا اور ہمارے خدا انکے قبلہ اور ہمارے قبلہ انکے رسول اور ہمارے رسول میں کچھ فرق نہیں صرف یہ ان مطلب نے اپنا حلوہ مانڈہ اڑانے کے لیئے نفاق آزردگی اور کشیدگی کا بیج بویا ہوا ہے بفرض محال اگر کوئی بھائی بعض مشکلات کی وجہ سے شریک جلسہ نہ ہو سکے تو وہ اپنی آمد و رفت کا کرایہ صدر انجمن کے دفتر میں داخل کر دے تاکہ اس ذریعہ سے جو عدم شمولیت کی وجہ سے کلفت دل کو پہنچی ہو اس ذریعہ سے اسکی تلافی ہو سکے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ وہ دوست جو کسی خاص وجہ سے شریک جلسہ ہونے سے معذور رہو اسکے لیئے اپنی آمد و رفت کا روپیہ بھیجدینا کچھ دوبھر نہیں گذریگا۔ صرف تھوڑی سی توجہ درکار ہے غرضیکہ "نور" دل وجان سے متمنی ہے کہ ہم کیا بلحاظ رونق اور کیا بلحاظ چندہ اپنے جلسہ کو شاندار سے شاندار بنائیں تاکہ اغیار اس امر کو محسوس کر جائیں کہ درحقیقت ان لوگوں کو روحانی لگن ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ان کا ماٹو اور اپنے تن من اور دھن کو اپنے مذہب پر قربان کر دینا انکا شیوہ ہے۔

ایک اور قابل غور سوال یہ ہے کہ ہم حتی الوسع اپنے آرگنیزیشن اور انسٹی ٹیوشنز کو ترقی دیں۔ یہ کہنا تو میرے نزدیک "لاف" ہے کہ یہاں کے تمام اساتذہ فرشتے اور دیوتا ہیں۔ آخر یہ انسان ہیں مگر میں باوجود بعض امور میں اختلاف رکھتا ہوا بھی یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ قادیان کا مدرسہ اور یہاں کے اساتذہ اور دیگر مدارس کے ٹیچروں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر اور کسی نکتہ خیال سے نہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات طیبات جو مس خام کو کندن بنانے والے ہیں وہ دیگر سکولز کے تلامذہ کو روئے زمین پر کہیں بھی نہیں مل سکتے یہ یگانہ فخر قادیان کے سکول کو ہی حاصل ہے اسلیئے ہر ایک احمدی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو قادیان میں پڑھنے کے لیئے بھیجے اگر احباب واکرام جلسہ میں آتے ہوئے اپنے لڑکوں کو بھی سکول میں داخل کرنے کے لیئے ہمراہ لیتے آویں تو "یہ یک کرشمہ دو کار" ہونگے۔ ایک جلسہ دیکھ جائیں گے اور دوسرے اپنے بچوں کو سکول میں داخل کر جائینگے۔

جس کثرت کے ساتھ ہمارے سکول میں لڑکے آنے چاہئیں تھے افسوس کہ ابھی تک احباب واکرام نے اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دی جس کی ایک خاص وجہ ہے اگر [illegible] مجھے سچ کہنے سے

ہر ایک مومن کا نصب العین ہونا چاہیئے نہ روکا جاوے تو میں یہ ضرور کہونگا کہ اسکے جو ابدہ زیادہ تر وہ لوگ تھے جو اس سے پہلے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر طلباء کی توسیع تعداد کے لیکچر پیلیں کرتے تو حاضرین کے دل کھینچ لیتے تھے مگر خود عملی نمونے میں بہت پیچھے۔

خیر ہر حال کچھ بھی ہو مگر ہم اس امر سے اعراض نہیں کر سکتے کہ ایک طرف ہم اس امر کو لیں کہ پانچ لاکھ جیسی عظیم الشان جماعت کا یہ ایک واحد سکول اور پھر طلباء کی تعداد اڑھائی سو سے بھی زیادہ نہ بڑھے یہ بہت کچھ قابل افسوس امر ہے اسلیئے مجھے امید ہے کہ احباب کرام بہت جلد اس کمی کو پورا کرینگے اور سکول کو ہر پہلو سے شاندار بنانے میں نمایاں سے نمایاں حصہ لینگے۔ اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی تو اسوقت بورڈنگ ہوس میں شاید ۱۶۰ کے قریب طلباء کی تعداد ہے جس میں نصف کے قریب غیر احمدی احباب کے بچے شامل ہیں اور باقی احمدی احباب کرام کے۔ گویا اس حساب ہمارے سکول نے کچھ زیادہ ترقی نہیں کی۔ اگر احباب کرام توجہ فرمادیں تو بہت جلد یہ کمی پوری ہو سکتی ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارا یہ واحد اور مایۂ ناز سکول کالج کی حیثیت میں ہمارے سامنے آجائے۔ مگر یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی موقوف ہے۔

سالانہ جلسے کی اہمیت کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے آئندہ اشو میں زیادہ وضاحت اور صراحت سے لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں خدا مجھے توفیق دے۔ آمین

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

انبیاء سابقین کے پاک نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام کا بول ہوگا اور وہ مبارک ایام اس دین متین کے حق میں ہر طرح سود مند و سازگار ہونگے۔ سو اگرچہ لوگ اکثر خدا کی باتوں سے بے خبر رہتے ہوں لیکن اس کے وعدے انجام کار کسی نہ کسی رنگ میں پورے ہو کر رہتے ہیں۔ واللہ غالب علی امرہ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اور اس ۱۳۳۵ھ کے متعلق تو ایک اولوالعزم پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام کے مکاشفات میں خاص طور پر ذکر ہے کہ یہ سال اسلام کے لیئے بہت ہی بابرکت ہوگا۔ اس ضمن میں یہ اطلاع امید ہے کہ ضرور موجب طمانیت و مسرت ہوگی کہ مرکز اسلام میں حج کے موقعہ پر جو عظیم الشان

خوش خبری

آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ تعالیٰ مساوات کرشن بی۔ اے اڈیٹر پرکاش و سکرٹری آریہ پرتی ندی نیہا کا مکالمہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سابق اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ جو بتاریخ یکم نومبر ۱۹۱۶ء کو لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق ہوا اور جسے خاکسار اڈیٹر نور نے قلمبند کیا آئندہ اخبار میں درج ہوگا جس کے مطالعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے ناظرین از حد مسرور ہونگے۔ جن دوستوں نے اکتوبر میں وی پی واپس کر دیئے تھے اور جن دوستوں کا سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے ان سب کے نام یکم دسمبر کو یہ پرچہ وی پی ہوگا علیحدہ کارڈ سے کسی کو اطلاع نہیں دی جائیگی امید ہے کہ احباب کرام وی پی وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا موقع دینگے اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے وی پی کی وصولی میں کوئی امر مانع ہو تو یکم دسمبر سے پہلے دفتر نور میں اطلاع دیں یا وی پی کو دس روز ڈاکخانہ میں امانت رکھ کر دفتر نور سے خط و کتابت کر کے تسلی کر لیں خواہ مخواہ وی پی واپس کر کے ایسے بڑے وقت میں دفتر نور کو زیر بار نہ فرمادیں۔

مینجر اخبار نور از قادیان

KHILAFAT LIBRARY

سالانہ اجتماع ہوتا ہے اور ہر دفعہ اس مبارک تقریب پر وجہ کثرت خلائق ہیضہ وغیرہ قسم قسم کی مہلک وبائیں پھیل جاتی ہیں امسال کوئی ایسی شکایت پیدا نہیں ہوئی اور فریضہ حج سنین ماضیہ کے معمول سے خلاف۔ بفضل خدا بہمہ وجوہ خیر و عافیت سے ادا ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

تراچہ؟

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی نسبت مشہور ہے کہ آپ ایک دوست کے پاس گئے وہ کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے رسمی طور پر شیخ کی مصلحت کی کہ "سعدیا طعام حاضر است" (اے سعدی کھانا حاضر ہے) آپ نے جواب میں فرمایا کہ "مراچہ؟" (یعنی مجھے کیا؟) وہ بولا کہ "بخور" (کھاؤ) اسپر سعدی نے کہا کہ "تراچہ؟" یعنی اگر میں کھاؤں تو تجھے کیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس دوست کے سامنے ایک ہی آدمی کا کھانا ہوگا اس خیال سے شیخ صاحب نے کہا کہ کھانا موجود ہے تو مجھے کیا اور جو میں کھانے بیٹھ جاؤں تو پھر تو کیا کھائیگا؟ اسی طرح اسلام کے شاندار مستقبل کی خوشیاں منانے والوں کی موجودہ افسوسناک حالت کو مدنظر رکھکر اُنسے سوال ہو سکتا ہے کہ اگر عنقریب یا اور کچھ عرصہ بعد اسلام کا بول بالا ہو تو تمہیں کیا۔ تم تو وہی قوم ہو جسپر ادبار کی گھڑی ہو چکی ہے کہ مسلمان اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ تمہارے بڑے بڑے ممتاز لیڈر بھری مجلسوں میں اقرار کر چکے ہیں کہ اس قوم میں وہ اوصاف بالکل باقی نہیں رہے جنکی وجہ سے قرون اولیٰ کے مسلمان بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوئے اور ہر قسم کی فلاح و ترقی حاصل کی۔ اور اگر کوئی شخص بطور ضد یہ ماننے کے لیئے تیار نہ ہو کہ واقع میں مسلمانوں کی حالت دگرگوں ہو گئی ہے تو وہ ہدایت کا انکار کرنے کے ناقابل خطاب ٹھیریگا کیونکہ انکی اگلی قابل رشک حالت جو اوراق تاریخ میں قلمبند موجود ہے اور آج کے عبرت انگیز حالات یار و اغیار ہر ایک کے پیش نظر ہیں۔ پس مسلمانوں کو سب سے پہلے اپنی اصلاح حال کا فکر ہونا چاہیئے جس کا واحد چارہ کار اب یہی ہے کہ خدا کے مامور و مرسل امام آخر زمان مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت اختیار کریں۔

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

گائے کے خون کی کھاد

مسٹر سنت رام بی۔ اے۔ سابق ایڈیٹر رسالہ اوشا و آریہ مسافر تعلیم یافتہ نوجوان کو کاشت کے جدید طریقوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان جدید طریقوں میں ایک یہ بھی ہے۔ کہ کھیتی میں گائے کا خون ڈالکر فائدہ اٹھایا جائے۔ انہوں نے اس دعا کے لئے تصور کے ذریعہ سے خون کی بہم رسانی کا انتظام بھی کر لیا ہے۔ بعض ہندو اخبارات اسپر معترض ہیں مگر مسٹر سنت رام اپنی تجویز سے سر مو ہٹنا نہیں چاہتے۔

ایک مسلمان کو برادران وطن کے اس قسم کے مباحثوں میں دخل دینا قرین مصلحت نہیں۔ لیکن اگر ادب اس امر پر غور و خوض کرنے کی التماس کی جائے۔ تو شاید بے جا نہ ہو کہ گائے کے خون کا استعمال اگر کاشتکاری میں ترقی کا موجب ہو سکتا ہے۔ تو کیا گائے کے چمڑے کے جوتوں کا استعمال قابل ترک نہیں ہے؟ اخوان ملت جانتے ہیں۔ کہ حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے دنیا میں تمام چیزیں اسی لئے بنائی ہیں۔ کہ حضرت انسان خلیفۃ اللہ بن کر ان سے تمتع اٹھائے۔ جس طرح گائے کے دودھ سے انسان تمتع ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا گوبر اور خون بھی کارآمد و مفید اشیاء ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشربین۔ (پ ۱۴ س النحل ع ۹/۱۵) اور تمہارے لئے چوپایوں میں بھی سوچنے کی جگہ ہے۔ کہ ان کے پیٹ میں جو الا بلا بھری ہے۔ اس سے یعنی گوبر اور خون میں سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں۔ جس کو پینے والے آسانی سے غٹ غٹ پی جاتے ہیں۔

مسٹر سنت رام کی اخلاقی جرأت سزاوار تحسین و آفرین ہے۔ کہ آپ نے آریہ بھائیوں کے اعتراضوں سے ہمت نہیں ہاری۔ اور گائے کے خون کو بطور کھاد کے استعمال کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ کیا اخوان ملت اس مفید نسخے سے فائدہ اٹھانے کی طرف اپنی توجہ مبذول کرینگے

KHILAFAT LIBRARY

انجمن حامی ازدواج بیوگان

اس بات کے سننے سے ہمیں بے حد مسرت ہوئی۔ کہ لاہور میں برادران وطن کی ایک انجمن بنام "ودھوا وواہ سہائیک سبھا لاہور" یعنی انجمن حامی ازدواج بیوگان قائم ہے۔ اس انجمن کے مقاصد و اغراض بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ اس کے نام سے ہی ظاہر و ہویدا ہوتے ہیں۔ مگر اس حقیقت کا انکشاف باعث مسرت و ابتہاج ہے۔ کہ اس انجمن کے مقاصد و اغراض سے آریہ اخبارات اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اور اس کی مساعی جمیلہ کو بہ نظر استحسان دیکھتے ہیں۔ چنانچہ آریہ گزٹ اپنی کسی گذشتہ اشاعت میں رقمطراز ہے کہ یہ سبھا نہایت مفید کام کر رہی ہے۔ اور ضرورت ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ اس سبھا کو زیادہ ترقی ہو۔ قارئین کرام اس حقیقت سے ناآشنا نہیں۔ کہ اسلام نے اپنے متبعین کو نکاح ایامی کے متعلق بے حد تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم فرماتا ہے۔ وانکحوا الایامی منکم (پ ۱۸ س النور ع ۴) اور بیاہ دو رانڈوں کو اپنے اندر۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے علیؓ! تین کام میں دیر نہ کر۔ (۱) نماز فرض کا جب وقت آوے (۲) جنازہ جب موجود ہو۔ (۳) رانڈ عورت جب مرد ملے اس کی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اس کا ایمان سلامت نہیں۔ غور کرو۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ جبکہ نکاح ایامی کو نہایت نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ کیونکہ مناکحت وہ روحانی تعلق سمجھا جاتا تھا۔ جو مرد کی زندگی کے انقطاع سے منقطع نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ اسی بناء پر شری سوامی دیانند جی نے ازدواج بیوگان پر نیوگ کو بدرجہا ترجیح دی ہے۔ یا آج یہ زمانہ ہے۔ کہ امتناع نکاح ایامی کے عواقب و نتائج کا مشاہدہ کر کے دین فطرت اور قوانین قدرت کی مقدس دفعہ کے آگے طوعاً و کرہاً سر تسلیم خم کرنے سے مفر نظر نہیں

جنگی کتے

اس وقت میدان کارزار میں متخاصم افواج میں بے شمار کتے فوجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شاید کوئی خیال کرے۔ کہ یہ پہلا معرکہ ہے۔ جس میں کتوں سے جنگی خدمات لی گئی ہیں۔ لیکن حقیقت نفس الامری یہ ہے کہ تونس و الجزائر کے معارک میں فرانس نے کتوں سے کام لیا تھا۔ اور اس واقعہ کو وقوع پذیر ہوئے مدت مدید گذر چکی ہے۔ محاربات روس و جاپان میں بھی روس نے کتوں سے کام لیا تھا۔ اور ان کو کارآمد پایا تھا۔ یورپ کے بعض ممالک میں کتوں کو جنگی خدمات سے ماہر کرنے کے لئے ان کی باقاعدہ تعلیم و تربیت کی جاتی ہے پہلے تو ان سے صرف طبی صیغہ کے متعلق کام لیا جاتا ہے۔ مگر اب سنتری جاسوس اور گرداور کا بھی وہ کام دیتے ہیں۔ کتے خط مصاف پر سپاہیوں کو کارتوس پہنچاتے ہیں۔ ان کو سکھایا جاتا ہے۔ کہ آمد و رفت میں اپنی حفاظت کے لئے ہر پناہ سے کام لیں۔ اور اپنی رجمنٹ کے آدمیوں کے سوا اور کسی آدمی کو کارتوس نہ لینے دیں۔ کتا جونہی ماں کا دودھ چھوڑتا ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت شروع کی جاتی ہے۔ پہلے تو اس کو اشارہ یا سیٹی پر خواہ کیسی ہی مدہم ہو۔ کام کرنا سکھایا جاتا ہے۔ پھر میدان کارزار میں جھاڑیوں اور دلدلوں سے دن ہو یا رات مجروحین عساکر کی تلاش کرنے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اس قسم کے کتے زخمی سپاہیوں کے ملنے پر نرم آواز میں مسلسل بھونکنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب تک محکمہ طبی کا کوئی آدمی نہ پہنچے برابر بھونکتے رہتے ہیں۔ اور اگر زیادہ عرصہ گذر جائے۔ تو خود آکر طبی آدمیوں کو زخمیوں کے پاس لے جاتے ہیں۔ غور کرو۔ کتا کیسا وفادار اور کارآمد جانور ہے اور سدھانے پر کیسی قیمتی خدمات سرانجام دیتا ہے بلاشبہ حق آنا۔ افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون (پ ۳ س آل عمران ع ۹/۱۲) اب کچھ اور دین ڈھونڈتے ہیں سوائے دین اللہ کے اور اس کے حکم میں ہیں جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا زور سے اور اسی کی طرف پھر جاویں گے۔

بھیک مانگنے کی ممانعت اسلام میں

KHILAFAT LIBRARY

بھیک مانگنے کی مذمت جسقدر اسلام میں کی گئی ہے۔ شاید ہی کسی مذہب میں اسکی اسقدر مذمت کی گئی ہو۔ کچھ کم ڈیڑھ سو روائتیں سوال کی مذمت میں حدیث کی مختلف کتابوں سے کنز العمال میں نقل کی گئی ہیں۔ سوال کے انسداد کو رسول خدا صلعم اسقدر مہتم بالشان تصور فرماتے تھے۔ کہ جسطرح آپ توحید اور نماز پنجگانہ کی تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔ اسی طرح لوگوں کو سوال سے باز رکھنے میں ہمت عالی کو مصروف رکھتے تھے چنانچہ عبدالرحمن بن عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے۔ کہ ہم نو یا آٹھ یا سات آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم خدا کے رسول سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے فوراً ہاتھ بڑھایا۔ مگر چونکہ ہم چند ہی روز پہلے بیعت کر چکے تھے ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم تو ابھی بیعت کر چکے ہیں۔ اب آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس بات پر کہ خدا کی عبادت کرو۔ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور احکام الٰہی بجا لاؤ۔ اور پھر آہستہ ارشاد فرمایا ولا تسألوا الناس شیئاً۔ (یعنی لوگوں سے کچھ نہ مانگو) اس روایت کے بعد عبدالرحمن کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس روایت کے بعد ان لوگوں میں سے (جنہوں نے بیعت کی تھی) بعض کو دیکھا۔ کہ اگر کسی کے ہاتھ سے سواری کی حالت میں کوڑا گر جاتا۔ تو وہ اس خیال سے کہ یہ بھی کہیں سوال میں داخل ہو۔ کسی راہ چلتے سے اپنا کوڑا نہ مانگتا تھا۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیعت مذکور کا اصل مقصد خاص کر سوال کرنے کی برائی اُن کے ذہن نشین کرنی تھی۔ اور جن باتوں کی تصریح پہلی بیعت میں فرما چکے تھے انکی تکرار اس موقع پر صرف بطور یاد دہانی کے تھی۔ نہ کہ اصل مقصود۔ نیز بیعت کرنیوالوں کا بعد بیعت کے سوال سے اسقدر بچنا بھی اسبات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ بیعت کا اصل مقصد صرف سوال کرنے کی ممانعت تھی اور بس۔

بے شمار روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم سوال کرنے سے نہایت نفرت کرتے اور جو شخص بغیر اضطراری حالت کے سوال کے ذریعہ سے کچھ وصول کرتا تھا اُس کو اسکے حق میں حرام سمجھتے تھے۔ اور جو شخص ایک وقت کی خوراک موجود ہونیپر سوال کرے۔ اسکی نسبت فرماتے تھے۔ کہ وہ اپنے لئے کثرت سے آتش دوزخ طلب کرتا ہے۔ اور بار بار آپ نے فرمایا ہے۔ کہ تم میں سے جو شخص اپنی رسی لیکر پہاڑ پر جائے اور وہاں لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پشت پر لائے اور اسکو فروخت کرے تاکہ خداوند تعالےٰ اس کی حاجت رفع کردے۔ یہ اسکے حق میں بہت بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگے۔ پھر وہ اسکو کچھ دیں۔ یا دھتکار دیں۔

عائذ ابن عمرو سے روائت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر تم لوگ جانو کہ سوال کرنے کے کیا نتائج ہیں۔ تو کوئی شخص سوال کرنے کے لئے دوسرے شخص کی طرف رخ نہ کرے۔ اگر کوئی فلاسفر یا اکونمسٹ اس مطلب کو بیان کرتا تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ جسقدر قوم میں بھیک مانگنے والوں کی کثرت زیادہ ہوتی ہے قوم کی دولت میں محنت وجفاکشی میں غیرت وحمیت میں ہمت اور اولوالعزمی میں گھاٹا ہوتا ہے۔ مفلسوں کو کاہلی اور بے غیرتی کی ترغیب ہوتی ہے۔ اور دولتمندوں کا بہت سا روپیہ ایسی جماعت کی تعداد بڑھانے اور تقویت دینے میں صرف ہوتا ہے۔ جنکا وجود سوسائٹی کے حق میں سم قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ مگر جو جامعیت مذکورہ بالا حدیث نبوی کے مختصر لفظوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ اس فلاسفر یا اکونمسٹ کے اس لمبے چوڑے بیان میں بھی ہرگز نہ پائی جاتی۔ حدیث کے الفاظ جسطرح مذکورہ بالا سوشل خرابیوں کو شامل ہیں۔ اسی طرح ان تمام روحانی آفتوں اور بیماریوں پر حاوی ہیں۔ جو سوال کی حالت سے سائل کی روح کی عارض ہوتی ہیں۔ وہ خدا کو صرف بھیک مانگنے کا ایک اوزار جانتا ہے جسکی نسبت آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ ملعون من سئال لوجہ اللہ اس کے دل میں نبی کی عظمت اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کہ جب خدا کے ساتھ رسول کا واسطہ بھی دیا جاتا ہے۔ تو ایک مسلمان آدمی کو خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے وہ قیامت کے معنی شاید اس کے سوا کچھ نہیں سمجھتا۔ کہ خیرات دینے والے کو وہاں ایک کے عوض ستر ملیں گے۔ وہ اپنے اندوختہ کو جو بھیک کے ذریعہ سے اسنے پیدا کیا ہے۔ چھپاتا ہے۔ اور باوجود استطاعت کے اپنی ناداری کا اظہار کرتا ہے اور اسطرح کفران نعمت درد مندگوئی اور مکاری کے سخت گناہ کو اپنی کامیابی کا ذریعہ گردانتا ہے۔ پس جن جامع الفاظ میں رسول خدا صلعم نے بھیک مانگنے کی مذمت فرمائی ہے اس سے زیادہ جامع الفاظ تصور میں نہیں آسکتے۔ یہاں ایک بات قابل غور ہے۔ یعنی یہ کہ رسول خدا صلعم نے سوال کرنے پر تو اسقدر لے دے کی ہے۔ کہ بیشمار مرجوع حدیثیں سوال کے مذمت کے متعلق کتب احادیث میں موجود ہیں۔ مگر غیر مستحق سائلوں کا سوال پورا کرنے والوں کی مذمت کہیں صراحت کے ساتھ نہیں فرمائی مگر اسکی وجہ ادنیٰ تامل سے معلوم ہو سکتی ہے۔ آنحضرت صلعم کی تعلیمات (جیسا کہ محققین نے بیان کیا ہے) دو قسم کی تھیں۔ ایک وہ تعلیم تھی جس کی نسبت آپکو حکم تھا۔ کہ بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (یعنی اے رسول پہنچا دے لوگوں کو وہ احکام جو خدا کی طرف سے تجھ پر نازل ہوئے ہیں۔ اور اگر تو نے ان کو نہ پہنچایا۔ تو خدا کے پیغام کی کچھ تبلیغ نہ کی) یہ تعلیم تو ایسی ضروری اور لابدی تھی۔ کہ کسی حالت یا کسی مصلحت کے مقتضا سے اس میں سکوت یا تاخیر یا کوتاہی نہیں ہو سکتی تھی۔ دوسری تعلیم وہ تھی جو دنیوی مصالح سے علاقہ رکھتی تھی اور جسکی نسبت آپ نے فرمایا تھا۔ انتم اعلم بامور دنیاکم (یعنے تم اپنے دنیوی معاملات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو) اس تعلیم میں ملکی اور قومی مصلحتوں کے لحاظ سے ممکن تھا۔ کہ سکوت یا تاخیر کیجائے یا بجائے تصریح کے کنایۃ ادا کی جائے۔ چونکہ غیر مستحق سائلوں کا سوال پورا کرنا زیادہ تر سوشل خرابیوں کا باعث تھا۔ اور سوال پورا کرنے والوں کی طرح یا دم تبلیغ رسالت سے کچھ علاقہ نہ رکھتی تھی۔ اسلئے رسول خدا صلعم نے جس صراحت کے ساتھ سوال کی مذمت فرمائی۔ ویسی صراحت کے ساتھ غیر مستحق سائلوں کا سوال پورا کرنیوالوں کی مذمت نہیں فرمائی۔ کیونکہ اسوقت عرب کے عام خیالات کے موافق سائل کا سوال رد کرنا خواہ وہ مستحق ہو خواہ غیر مستحق غایت درجہ کی لئامت سمجھی جاتی تھی اور یہ بات نبوت کی شان سے بعید تھی۔ کہ جو امر مقدم میں

اسقدر حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اسکے متعلق کچھ کہنا تبلیغ رسالت سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو قوم کو علی الاعلان اسکی ترغیب دیجائے یا نہیں اگرچہ آپنے علی الاعلان غیر مستحق سائلوں کا سوال رد کرنے کی تاکید نہیں فرمائی۔ لیکن خود سوال کرنیکی اسقدر مذمت کرنے سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ آپ ملک میں سائلوں کی تعداد بڑھانیوالی نہیں ہے جیسے ہر مستحق وغیر مستحق سائل کا سوال پورا کرنا اسکے سوا متعدد روایتوں کے فحوائے کلام سے پایا جاتا ہے۔ کہ آپ غیر مستحق سائلوں کا سوال پورا کرنے سے خوش ہوتے تھے چنانچہ ابو سعید سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا قسم ہے خدا کی جو سائل میرے پاس سے اپنا مطلب حاصل کر کے لے جاتا ہے وہ مطلب نہیں ہے اسکے حق میں مگر ایک آگ۔ یہسنکر حضرت عمرؓ نے عرض کیا آپ کیوں اس کا مطلب پورا کرتے ہیں؟ آپنے فرمایا کیا کیا جائے لوگ تو مانتے نہیں اور خدا تعالیٰ رد سوال کو مجھ سے پسند نہیں کرتا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا سوال رد نہ کرنے کو آپ اپنے خصوصیات میں شمار کرتے تھے۔ اور قرآن قرآن کی متعدد آیتیں بھی۔ جیسے واما السائل فلا تنھر اور انک لعلی خلق عظیم اور فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک اس خصوصیت پر دلالت کرتی ہیں۔ پس عامہ امت کو اس خاص معاملہ میں آپکا اتباع گویا اپنے تئیں آنحضرت صلعم کی خصوصیات میں شریک گردانتا ہے۔

لیکن اس باب میں سب سے عمدہ مشکوۃ کی وہ حدیث ہے جس میں آنحضرت صلعم نے سائل کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا ہے یعنی انصار میں سے ایک شخص آپکی خدمت میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوا۔ آپنے پوچھا کیا تیرے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اس نے عرض کی۔ کیوں نہیں ایک موٹی سی کملی ہے اسکے کچھ اوڑھتا ہوں۔ کچھ بچھاتا ہوں اور ایک پیالہ ہے جسمیں پانی پیتا ہوں آپنے فرمایا۔ وہ دونوں میرے پاس لے آ۔ وہ دونوں کو لیکر حاضر ہوا۔ آپنے انکو ہاتھ میں لیکر لوگوں سے فرمایا انکو کوئی خریدتا ہے؟ ایک شخص بولا میں ایک درہم کو خریدتا ہوں پھر آپنے دو یا تین بار فرمایا کوئی ایک درہم سے زیادہ دے سکتا ہے؟ ایک شخص نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں۔ آپنے کملی اور پیالہ اسکو دیکے اس سے دو درہم لے لیئے اور اس انصاری کو فرمایا کہ ایک درہم کا تو کھانا لیکر اپنے گھر میں پہنچا اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لا۔ وہ کلہاڑی خرید لایا آپنے دست مبارک سے ایک لکڑی کا دستہ اسمیں ٹھوک دیا اور فرمایا جا۔ اور لکڑیاں کاٹ اور بیچ اب میں تجھ کو پندرہ دن تک نہ دیکھوں سو وہ شخص چلا گیا۔ اور لکڑیاں کاٹ کاٹ بیچنے لگا۔ پھر جب آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اسکے پاس دس درہم جمع ہو گئے تھے۔ اس نے کچھ تو اسنے کپڑا خریدا۔ اور کچھ کھانے کا سامان مول لیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ تیرے لیئے اس سے بہتر ہے کہ جب تو قیامت کے دن آئے۔ تو تیرے چہرے پر بھیک مانگنے کا داغ ہو۔ دیکھ سوال کرنا صرف اس شخص کو حلال ہے جو سخت محتاج ہو۔ یا جس کے ذمہ بھاری تاوان ہو۔ یا جس کی گردن خون بہا ہو

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جہانتک ممکن ہو سائل کو سوال کرنے سے روکا جائے اور سوال کرنے کی برائی اور محنت و مشقت کرنیکی خوبی اسکے ذہن نشین کی جائے مگر چونکہ اس زمانہ کے سائلوں کی بے غیرتی اور ڈھٹائی اس حد سے گذر گئی ہے۔ کہ کسی کی فہمائش یا ممانعت کا انکو کچھ اثر ہو۔ اور نیز عام آدمیوں کی فہمائش میں وہ تاثیر پیدا ہونی محالات سے ہے جو رسول مقبول کی دلسوزی و شفقت بھری نصیحتیں اثر کرتی تھیں اسلیئے ہم کو اسکے سوا کچھ چارہ نہیں کہ غیر مستحق سائلوں کی داد و دہش سے یک قلم ہاتھ روک لیا جائے اور جہانتک ہو سکے مستحقین کی امداد کیجاوے جو باوجود استحقاق کے کسی حالت میں سوال نہیں کرتے یا جو سخت مجبوری و ناداری کی حالت میں سوال کرتے ہیں۔ کیونکہ غیر مستحق سائلوں کے ساتھ کوئی سلوک اور کوئی بھلائی اس سے بڑھکر نہیں ہو سکتی۔ کہ انکو اس بے غیرتی و بے شرمی کے پیشہ سے باز رکھا جائے اور ملک و قوم کے حق میں اس سے کوئی احسان نہیں ہو سکتا۔ کہ بھیک مانگنے کا بدترین پیشہ جو مرض متعدی کی طرح افراد قوم میں سرایت کرتا جاتا ہے اور جس سے روز بروز بھیک منگوں کی تعداد ملک میں زیادہ ہوتی جاتی ہے رفتہ رفتہ اسکی بیخکنی کی جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد مدت دراز تک ممالک اسلامیہ میں سوال کرنا نہایت مذموم سمجھا جاتا تھا۔ اور طرح طرح سے اسکا انسداد کیا جاتا تھا۔ روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک سائل کی آواز سنی اور سمجھکر کہ بھوکا ہے اسکو کھانا کھلانیکا حکم دیا۔ تھوڑی دیر میں اسکی آواز پھر سنائی دی معلوم ہوا کہ یہی سائل ہے اور کھانا کھانیکے بعد اب پھر مانگتا ہے۔ آپنے اسکو بلوایا اور دیکھا کہ اسکی جھولی ہڈیوں سے بھری ہوئی ہے آپنے جھولی کا ایک سرا پکڑ کر اسکو اونٹوں کے آگے جھاڑ دیا اور فرمایا کہ تو سائل نہیں ہے بلکہ تاجر ہے۔

علامہ مقری تاریخ اندلس میں لکھتے ہیں کہ اندلس میں جس سائل کو تندرست اور کام کے لائق دیکھتے ہیں اسکو نہایت ذلیل کرتے اور سخت و سست کہتے اور اسکا یہ نتیجہ ہے کہ یہاں اپاہج اور معذور آدمی کے سوا کوئی سائل نظر نہیں آتا۔ مگر افسوس اور نہایت افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ہر ایک جگہ جس قدر مسلمان بھیک مانگتے نظر آتے ہیں۔ اسقدر اور کسی قوم کے آدمی نظر نہیں آتے۔ پس سب سے پہلے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے اپنے حدود اختیار میں جہانتک انکی دسترس ہو اس نالائق اور کمینہ رسم کا انسداد کریں اور خاصکر ہمارے علماء و واعظین کو لازم ہے کہ نہایت آزادی اور بے باکی کیساتھ وعظ کی مجلسوں میں سوال کی مذمت جو حدیثوں میں وارد ہوئی ہے۔ اور جو مضر نتیجے سائلوں کی کثرت سے قوم کے حق میں پیدا ہوتے ہیں اور اسراف اور فضول خرچی کی برائی جو قرآن مجید میں جابجا بیان ہوئی ہے عام مسلمانوں کے ذہن نشین کریں اور خاصکر زنانی مجلسوں میں عورتوں کو جو ہر فقیر کو مستجاب الدعوات اور انکی آواز غیب کی آواز سمجھتی ہیں ان لوگوں کے مکر و فریب سے آگاہ کریں۔ اور انکے دلوں میں بٹھادیں۔ کہ مٹھے کپڑے بھیک مانگنے والوں کو کچھ دینا بجائے نیکی اور بھلائی کو نیکے الٹا گناہ کا مرتکب ہونا ہے کیونکہ جس قدر ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ اسی قدر بیواؤں۔ یتیموں اور ہمسائیوں کی حق تلفی ہوتی ہے اسیقدر بھیک مانگنے کا ناپسندیدہ طریقہ زیادہ رواج پاتا ہے اور اسی قدر قوم میں کام کے آدمیوں کی کمی ہوتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اِس گراں سالی میں رعایت

محض عوام کے بھلے کے لئے کیگئی ہے

KHILAFAT LIBRARY

اِس کارخانہ کے بہت نیا قریبی ہونے کی وجہ سے آپکو اطلاع دیدینا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ باوجود ہر قسم کی گراں سالی کے محض عوام کے بھلے کے لئے امسال بھی حسب معمول کمپنی نے بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اپنی مجرب ادویات اور مفید عام طبی کتب کی قیمت میں (سوائے اُردو ترجمہ واگ بھٹ اور کتاب سوشرت جیون کے جن کی قیمت نصف کر دی گئی ہے) چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت منظور کر لی ہے۔ یہ رعایت یکم نومبر ۱۹۱۶ء سے شروع ہو گئی ہے۔ اور (ہندوستان میں رہنے والے) اِس رعایت سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۶ء تک اور (ہندوستان سے باہر غیر ممالک میں رہنے والے) ۳۱ جنوری ۱۹۱۷ء تک مستفید ہو سکتے ہیں۔ مگر (ا) ادویات کی قیمت میں یہ رعایت پورے پیکٹ سے کم پر نہ ملے گی (ب) اِس رعایت کے ساتھ اور کوئی کمیشن نہ ملے گا۔ (ج) محصولڈاک بہرصورت بذمہ خریدار ہوگا۔ جو چیز درکار ہو۔ جلدی منگالیں۔ ایسا نہ ہو کہ پیچھے آپ کو پچھتانا پڑے۔

عدم گنجائش کے سبب ذیل میں صرف چند اشیا کا مختصر بیان کیا جاتا ہے مفصل فہرست ایک پیسہ کا کارڈ تحریر کر کے مفت منگالیں

نام مع مختصر کیفیت	مقدار پیکٹ	اصلی قیمت	رعایتی قیمت	محصول وغیرہ
رسائن (کیمیا اثر) دوائیں				
(جن کا استعمال ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتا۔ جسم کو قوت بخشتا اور صحت کو قائم رکھتا ہے)				
سِدھ مکرد ھوج ازکار رفتہ مریضوں کے لئے حقیقی جیون بوٹی اور ہر ایک کے لئے نادر تحفہ۔ جاڑوں میں ہر نیادار کے استعمال کے قابل	ایکتولہ	۱۵ر	۱۰ر	۱۳ر
مکرد ھوج ایک مشہور وید کا جادو اثر دوائی۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے ٹوٹکا۔ جسم میں بجلی بھر دیتی ہے	ایکماشہ	نور	۱۴ر	۵ر
چندرامرت مکرد ھوج ہاضمہ کی خرابی قبض دائمی۔ زکام۔ دل کے دھڑکے کثرتِ پیشاب اور ریح کے بگاڑ کے لئے نہایت فائدہ مند	ایکتولہ	۱۵ر	۱۰ر	۱۳ر
منوہر رسائن ہاضمہ کو قوی کرتی ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ بصارت باہ اور جسمانی کمزوری کو دنوں میں دور کر دیتی ہے۔ خون کو صاف کرتی ہے	۴۰۰ گولی	۸ر	۱۴ر	۴ر
چون پراش کھانسی نئی ہو یا پرانی اور کسی بھی قسم کی ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہے اور جسم و دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ مشہور وید کی دوائی ہے۔	۲۵ تولہ	۱۴ر	۱۰ر	۴ر
مردوں کی پوشیدہ بیماریوں کے لئے اکسیر دوائیں				
دوائی نامردی نامردی کا شرطی علاج۔ ایک بکس سے آرام نہ ہو تو دوائی مفت واپس کیجائیگی	ایک بکس	۱۰ر	۸ر	۵ر
چندر کلارس جریان اور احتلام کے لئے اکسیر بینظیر کسی دوائی سے آرام نہ پایا ہو۔ تو اِس کا بھی تجربہ کرو۔	۱۰۰ گولی	۱۴ر	۱۰ر	۴ر
	۵۰ ؍	۸ر	۶ر	۴ر
یہ اِس بیماری کے لئے حکمی علاج پرانے ٹرے کو دور کر دیتا ہے ہزاروں شفایاب اِس کے مداح ہیں۔	۴ ڈرام	۸ر	۶ر	۴ر
فرنگ ناشنی وٹی نمبر ۱ پرانے آتشک کے لئے اکسیر کا اثر رکھنے والی جادو اثر وید کی دوائی ہے۔ دوبارہ حملہ نہ ہوگا۔	۷ گولی	۱۲ر	۸ر	۴ر
فرنگ ناشنی وٹی نمبر ۲ نئے آتشک کا لاثانی علاج۔ علامات کے نمایاں ہوتے ہی استعمال کرو۔ پھر کبھی تکلیف نہ ہوگی۔	۱۱ گولی	۱۲ر	۸ر	۴ر
عورتوں کی پوشیدہ بیماریوں کے لئے مجرب دوائیں				
سُپاری پاک لیوکوریا (جریان الرحم) کی لاثانی دوا ہزاروں عورتیں از سرِ نو زندگی حاصل کر چکی ہیں۔	۱۶ تولہ	۱۲ر	۸ر	۴ر
پُنسَون پراش حمل کے ابتدائی دو ماہ تک کھانے سے صرور لڑکا پیدا ہوگا۔ قلت حیض کو بھی دور کرتا ہے۔	۱۵ تولہ	۸ر	۶ر	۴ر
آرتو شودھک حیض کے درد سے آنے کی شکایت اور یا بچہ پن کو دور کر کے رحم کو قرارِ حمل کے قابل بناتا ہے۔	۴ تولہ	۴ر	۳ر	۴ر
مصفےٰ خون				
آیورویدک سارسا پریلا خون کی خرابی کو خواہ وہ آتشک کے سبب سے ہو۔ یا کسی اور وجہ سے دور کرنے کے لئے سریع الاثر وید ک دوائی ہے۔	۸ اونس	۱۲ر	۹ر	۴ر
آیورویدک شاستروں کے اُردو ترجمے و مفید عام طبی کتابیں				
اشٹانگ ہردے (کا اُردو ترجمہ) ڈھائی ہزار سال کی تصنیف۔ طرز بیان عام فہم۔ علم العلاج اور علم جراحی کا مشترکہ بیان۔ جلد پختہ	صر	۸ر	۶ر	
سُوشرت سنہتا (کا اُردو ترجمہ) نہایت قدیمی گرنتھ۔ تشخیص امراض۔ علم العلاج۔ حفظ صحت اور علم جراحی کا مشترکہ بیان۔ جلد پختہ	معہ	۴ر	۳ر	
چرک (کا اُردو ترجمہ) علم علاج کا سب سے پرانا گرنتھ۔ لاکھوں سال کی تصنیف۔ علم علاج میں سند۔ اسرار سینہ بسینہ۔ ترجمہ عام فہم۔ جلد پختہ (چند کاپیاں باقی ہیں)	معہ	۴ر	۳ر	
سُوشرت جیون (تندرست زندگی) حفظ صحت کی تدابیر پر موشگافانہ بحث۔ ناول کا مزہ آئیگا۔ قدیم اور تازہ تحقیقات کا خلاصہ۔ اپنی قسم کی پہلی کتاب۔ تمام اخبار تعریف کناں	عہ	۸ر	۶ر	

ملنے کا پتہ:- ویدک سنسکرت لائبریری مینیجنگ ڈائرکٹر آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ (۵۱) گمٹی بازار لاہور (تار کا پتہ:- رسائن لاہور)

جناب پنڈت ہیرانند جی ایم۔ اے شاستری۔ ایم۔ اے او۔ ایل کیویڑ
عجائب خانہ لکھنؤ لکھتے ہیں:۔

میں آپ کو مطلع کر سب سے اعلےٰ ادویات میں سے مانتا ہوں۔ سفر
میں بہت مفید ہے کیونکہ بہت سی امراض کا یقینی علاج
ہے..... میں نے اس کو سر درد۔ ہیضہ۔ بدہضمی
بخار کے ڈنگ پر مفید پایا..... میرے جیسے
سفر میں رہنے والے لوگوں کے واسطے
یہ بہت مفید ہے میں خاص
طور پر اس کے لئے
شفارش کرتا ہوں۔"

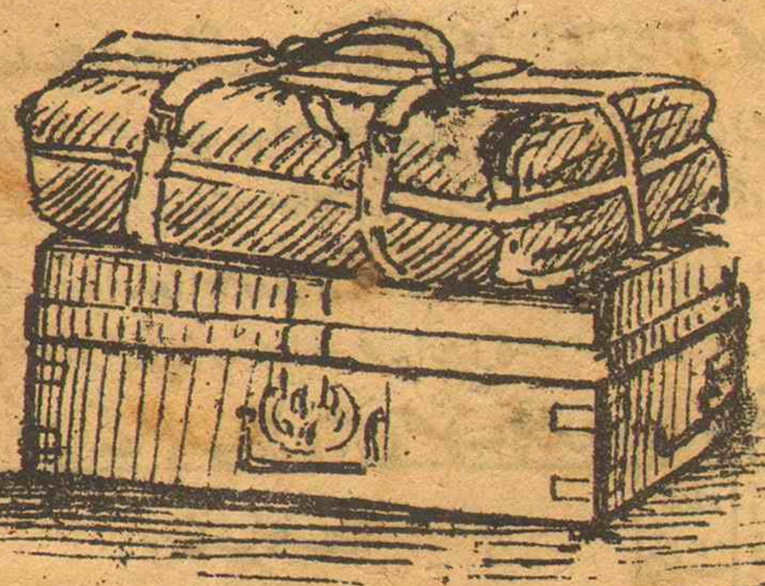

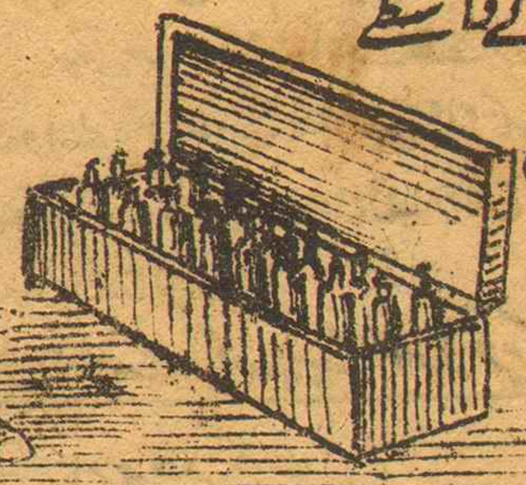

مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں سفر میں بار بوجھ دار ادویات کا
بکس رکھوں جبکہ

صرف ایک شیشی "امرت دھارا" ہی
بیسیوں امراض کو دور کر سکتی ہے!!!

KHILAFAT LIBRARY

واقعی بات تو عجیب ہے

کہ ایک ہی دوائی بیسیوں مختلف امراض کا حکمی علاج ہو مگر یہ بالکل سچ ہے کہ جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

مشہور دوائی "امرت دھارا"

جس کو قے کھانے یا لگانے سے اندرونی و بیرونی تقریباً کل امراض کو دور کرتی ہے۔ بڑے بڑے محققوں نے ثابت کر دیا ہے کہ مرض دراصل ایک ہے صرف مختلف جائے وقوع اور مختلف اشکال ظہور کے باعث ان کے مختلف نام ہیں۔ ویدک میں ایسی ادویات کو یوگ واہی کہتے ہیں۔ جو کوئی وید ہو کہ ایک ہی دوائی کی اتنی امراض کو مفید ہونے پر اعتراض کرتا ہے۔ جان لو کہ تعصب کی پٹی اس کی آنکھوں پر بندھی ہے۔ یونانی میں اکسیر اور بالخاصیت مختلف امراض کو مفید کہتے ہیں۔ اخلاط کی کمی و بیشی کل امراض کی جڑ ہیں ہے۔ اور اس کو بقاعدہ کرنا امرت دھارا کا کام ہے۔

امرت دھارا مرض نام کی دشمن ہے اور جہاں مرض ہو یہ جا پہنچتی ہے۔

ہر وقت ہر موسم میں ہر گھر اور ہر جیب میں موجود رکھو

وقت بے وقت آپ کے سینکڑوں روپے خرچ کو بچاوے گی اور عام طور پر ہر بابا یا کو معالجوں کی فیس خرچنی پڑے گی قیمت فی شیشی عدد ۸ نصف شیشی عدد ۸ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت منگوایئے

احتیاط

امرت دھارا نے دیشوں کی کرپا سے بہت نام پایا ہے اسکی اتنی بکری ہے کہ خالص امرت دھارا بھوان میں امرت دھارا نام سے ایک ڈاکخانہ کھولا گیا ہے جس کی مہر کا نام امرت دھارا مہر لکھا گیا ہے امرت دھارا بھون کی رسم افتتاح جناب ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی تھی امرت دھارا کی اسقدر شہرت کے باعث بہت سے اشتہار باز ایسی ہی اوصاف والی ادویات کے اشتہار دے رہے ہیں اور دھوکہ دینے کے واسطے اپنے نام رکھے ہیں۔ اسواسطے دھوکے سے بچو اور امرت دھارا کے سوائے کوئی نقل نہ خریدو اگر کمی قیمت کا خیال ہو تو امرت دھارا کی نقل آب حیات ۱ عدد شیشی کے حساب سے ہی خرید سکتے ہیں یقیناً ہماری نقل بھی ان نقالوں سے بدرجہا بہتر ہوگی۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۵۰ براچ) لاہور